سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلثَّمَرَات

فِي

فَضَائِلِ الصَّدَقَات

فضائلِ صدقات وخیرات

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**اَلثَّمَرَاتُ فِي فَضَائِلِ الصَّدَقَات**
		﴿فضائلِ صدقات وخیرات﴾
تالیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ **Research.com.pk**
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	جولائی 2012ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	-/30 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوۡلَایَ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الۡکَوۡنَیۡنِ وَالثَّقَلَیۡنِ

وَالۡفَرِیۡقَیۡنِ مِنۡ عُرُبٍ وَّمِنۡ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۷۰-۹۷-۳۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ہر حکم شریعت اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل اِسلام ہے اور اس کی مخالفت کفر ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید میں آپ ﷺ کی نسبت یہ حکم وارد ہوا ہے:

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

(الحشر، ۵۹: ۷)

’’اور جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں عطا فرمائیں اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں (اُس سے) رُک جایا کرو۔‘‘

قرآنِ حکیم کے بعد ہمارے لیے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ سرورِ کائنات ﷺ کی احادیث مقدسہ ہیں جس کے مبلغ کے لیے رحمتِ عالم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے: ﴿**نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ**﴾ ’’اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق و تازگی بخشے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ اُسے آگے پہنچایا۔‘‘ (جامع ترمذی)

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اِس مبارک دعا کا مصداق بننے اور دنیوی و اُخروی برکات سمیٹنے کے لیے ہر دور میں ائمہ کرام نے اپنے اپنے ذوقِ علمی اور اس دور کی ضرورت کے مطابق مختلف موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب کیے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی دور حاضر کے عظیم محدث، مجدد اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں۔ آپ پوری اُمتِ مسلمہ کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت جیسی سعادت ونعمت سے آشنا کروانا وقت کی اہم ایمانی ضرورت سمجھتے ہیں۔ آپ شب و روز اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ امت کا ہر فرد حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالاتِ معنوی اور جمالِ ظاہری سے ذہناً اور قلباً وابستہ ہو جائے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امتیاز عطا فرمایا ہے کہ آپ نے اُمت کے ہر مرض کے اَسباب کی نہ صرف درست تشخیص کی بلکہ اس کا مناسب علاج بھی تجویز فرمایا۔ آپ نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام وخواص دونوں کی علمی وفکری رہنمائی اور عقیدہ و عمل کی پختگی کے لیے احادیث مبارکہ سے خوب استفادہ کیا اور ۱۰۰ کے قریب چھوٹے بڑے مجموعہ ہائے احادیث مرتب کیے۔

زیرِنظر اَربعین 'فضائلِ صدقات وخیرات' سے متعلق ہے جس میں ۴۱ اَحادیث مبارکہ مع اُردو ترجمہ وکامل تحقیق وتخریج اور ضروری شرح جمع کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور تاجدار کائنات ﷺ کے ارشادات عالیہ کو حرزِ جاں بنانے، انہیں عام کرنے اور پوری امت کو عملاً ان سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (**آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ**)

(محمد تاج الدین کالامی)

رِیسرچ اَسکالر

فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْآیَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

١. اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ج وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ط وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِنْ سَیِّاٰتِکُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌo (البقرة، ٢: ٢٧١)

’’اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے (اس سے دوسروں کو ترغیب ہوگی) اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لئے (اور) بہتر ہے، اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہےo‘‘

٢. اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَo

(البقرة، ٢: ٢٧٤)

’’جو لوگ (اللہ کی راہ میں) شب و روز اپنے مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (روزِ قیامت) ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے○‘‘

٣. يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ○ (البقرة، ٢: ٢٧٦)

’’اور اللہ سود کو مٹاتا ہے (یعنی سودی مال سے برکت کو ختم کرتا ہے) اور صدقات کو بڑھاتا ہے (یعنی صدقہ کے ذریعے مال کی برکت کو زیادہ کرتا ہے)، اور اللہ کسی بھی ناسپاس نافرمان کو پسند نہیں کرتا○‘‘

٤. وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا○ (الأحزاب، ٣٣: ٣٥)

’’اور صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے اِن سب کے لئے بخشش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہےo‘‘

٥. اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌo (الحديد، ٥٧: ١٨)

’’بیشک صدقہ و خیرات دینے والے مرد اور صدقہ و خیرات دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرضِ حسنہ کے طور پر قرض دیا ان کے لئے (صدقہ و قرضہ کا اجر) کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور اُن کے لئے بڑی عزت والا ثواب ہو گاo‘‘

٦. وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًاo اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًاo اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًاo فَوَقٰهُمُ اللهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًاo وَ جَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًاo مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ج لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًاo وَ

دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًاo وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠o قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًاo وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًاo عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًاo وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ج اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًاo وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًاo عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ز وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ج وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًاo اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًاo (الدهر، ٧٦: ٨-٢٢)

’’اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوُجود اِیثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیںo (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلا رہے ہیں، نہ تم سے کسی بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکرگزاری کے (خواہشمند) ہیںo ہمیں تو اپنے ربّ سے اُس دن کا خوف رہتا ہے جو (چہروں کو) نہایت سیاہ (اور) بدنما کر دینے والا ہےo پس اللہ انہیں (خوفِ اِلٰہی کے سبب سے) اس دن کی سختی سے بچا لے گا اور انہیں (چہروں پر) رونق و تازگی اور (دلوں میں) سرور و مسرّت بخشے گاo اور اِس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے (رہنے کو) جنت اور (پہننے کو) ریشمی پوشاک عطا کرے گاo یہ لوگ اس میں

تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں دھوپ کی تپش پائیں گے اور نہ سردی کی شدّتo اور (جنت کے درختوں کے) سائے ان پر جھک رہے ہوں گے اور ان کے (میووں کے) گچھے جھک کر لٹک رہے ہوں گےo اور (خُدام) ان کے گرد چاندی کے برتن اور (صاف ستھرے) شیشے کے گلاس لئے پھرتے ہوں گےo اور شیشے بھی چاندی کے (بنے) ہوں گے جنہیں انہوں نے (ہر ایک کی طلب کے مطابق) ٹھیک ٹھیک اندازہ سے بھرا ہوگاo اور انہیں وہاں (شرابِ طہور کے) ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگیo (زنجبیل) اس (جنت) میں ایک ایسا چشمہ ہے جس کا نام 'سلسبیل' رکھا گیا ہےo اور ان کے اِرد گرد ایسے (معصوم) بچے گھومتے رہیں گے، جو ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے، جب آپ انہیں دیکھیں گے تو انہیں بکھرے ہوئے موتی گمان کریں گےo اور جب آپ (بہشت پر) نظر ڈالیں گے تو وہاں (کثرت سے) نعمتیں اور (ہر طرف) بڑی سلطنت دیکھیں گےo ان (کے جسموں) پر باریک ریشم کے سبز اور دبیز اطلس کے کپڑے ہوں گے، اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا ربّ انہیں پاکیزہ شراب پلائے گاo بیشک یہ تمہارا صلہ ہوگا اور تمہاری محنت مقبول ہوچکیo''

۷. اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِo فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَo وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِo فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَo الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَo الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَo وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَo

(الماعون، ۱۰۷: ۱۔۷)

’’کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟o تو یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (یعنی یتیموں کی حاجات کو رد کرتا اور انہیں حق سے محروم رکھتا ہے)o اور محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا (یعنی معاشرے سے غریبوں اور محتاجوں کے معاشی اِستحصال کے خاتمے کی کوشش نہیں کرتا)o پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیےo جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)o وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)o اور وہ برتنے کی معمولی سی چیز بھی مانگے نہیں دیتےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ. أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کے لیے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اگر کوئی شخص اس کی اِستطاعت نہ رکھے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے، جس

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب كل معروف صدقة، ٥/٢٢٤١، الرقم: ٥٦٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل من المعروف، ٢/٦٩٩، الرقم: ١٠٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٥، الرقم: ١٩٥٤٩، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة العبد، ٥/٦٤، الرقم: ٢٥٣٨۔

سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ضرورت مند اور محتاج کی مدد کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اگر ایسا نہ کر سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ خیر کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کا حکم دے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ برائی سے رکا رہے کیونکہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ٢/٧١٥، الرقم: ١٠٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٩، الرقم: ٩٦٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٨، الرقم: ٢٣٩١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ٨/٢٢٢، الرقم: ٥٣٨٠، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، ٢/٩٥٢، الرقم: ١٧٠٩۔

وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ. فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ. وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا: عادل حاکم، وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں اسی محبتِ الٰہی کی حالت میں دونوں اکٹھے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت برائی کی دعوت دے مگر وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، اور وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَالَ رَجُلٌ:

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم، ٢/٥١٦، الرقم: ١٣٥٥، ومسلم في الصحيح، ـــ

لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَي زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ؟ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ. فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهٗ: أَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰى سَارِقٍ: فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ: فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ: فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ کرنے کی غرض سے (رات

.... كتاب الزكاة، باب ثواب أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة في أهلها، ٢/٧٠٩، الرقم: ١٠٢٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب إذا أعطاها غنيا وهو لا يشعر، ٥/٥٥، الرقم: ٢٥٢٣۔

کو) مال لے کر نکلا اور اس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ تو وہ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، میں ضرور پھر صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ آج رات بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں ضرور پھر صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے کہ غنی پر صدقہ کیا گیا ہے۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، (افسوس کہ) چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر بیٹھا! پھر اُسے لایا گیا تو اس سے کہا گیا: تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے رک جائے اور بدکار عورت، شاید وہ بدکاری سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس میں سے خرچ کرنے لگے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلح، باب فضل الإصلاح بين الناس والعدل بينهم، ٢/٩٦٤، الرقم: ٢٥٦٠۔

جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے، جو لوگوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو اس کا یہ عمل بھی صدقہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ: يَا عَبْدَ اللهِ، هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلٰى هٰذَا الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ. وَقَالَ: هَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ: لو كنت متخذًا خليلا، ٣/١٣٤٠، الرقم: ٣٤٦٦، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥/٩، الرقم: ٢٤٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٨/٢٠٦، الرقم: ٣٤١٨۔

’’حضرت ابوہریرہ ﷛ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے (اس کے عمل کے مطابق) جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا، (اُسے کہا جائے گا:) اے اللہ کے بندے! (اس دروازے سے داخل ہونا تمہارے لئے) بہتر ہے۔ پس جو کوئی نمازیوں میں سے ہوگا، اسے **باب الصلاۃ** سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہے اسے **باب الجهاد** سے، جو خیرات کرتا ہے اسے **باب الصدقة** سے اور جو روزے رکھے گا اسے **باب الصيام** اور **باب الريان** سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر ﷛ کہنے لگے: ان دروازوں میں سے جس کو بھی بلایا جائے گا ایک خاص ضرورت اور سبب کے تحت بلایا جائے گا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اے ابوبکر! مجھے یقین ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب الصدقة في المساكين، ٤/٢٢٨٨، الرقم: ٢٩٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٦، الرقم: ٧٩٢٨، وابن حبان في الصحيح، ـــ

ذٰلِکَ السَّحَابُ. فَأَفْرَغَ مَاءَ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، مَا اسْمُکَ؟ قَالَ: فُـلَانٌ؛ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ. فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ، لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ. يَقُولُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُـلَانٍ لِاسْمِکَ. فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے جنگل میں بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ وہ بادل چل پڑا اور اس نے بجری والی زمین پر پانی برسایا، وہاں کے نالوں میں سے ایک نالہ بھر گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے گیا، وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی کو اِدھر اُدھر کر رہا تھا، اس شخص نے باغ والے سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا وہی نام بتایا

.... ١٤٢/٨، الرقم: ٣٣٥٥۔

جو اس نے بادل سے سنا تھا، اس شخص نے پوچھا: اے بندۂ خدا! تم میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا: جس بادل نے اس باغ میں پانی برسایا ہے میں نے اس بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ اس نے تمہارا نام لیا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب جب تم نے یہ بتایا ہے تو سنو! میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں، اس میں سے ایک تہائی کو میں صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور باقی ایک تہائی کو میں اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال میں کچھ بھی کمی نہیں کرتا، بندے کے معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ٤/٢٠٠١، الرقم: ٢٥٨٨، والدارمي في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل الصدقة، ١/٤٨٦، الرقم: ١٦٧٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٩٧، الرقم: ٢٤٣٨، وأبويعلى في المسند، ١١/٣٤٤، الرقم: ٦٤٥٨۔

ہی بڑھاتا ہے اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ ہی بلند فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ! الْحَدِيدُ. قَالُوْا: يَا رَب! فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ! النَّارُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ! اَلْمَاءُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ! اَلرِّيْحُ. قَالُوْا: يَا رَبِّ، فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ: نَعَمْ!

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٥، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب، ٥/٩٥، ٤٥٤ الرقم: ٣٣٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٦٥، الرقم: ١٢١٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٢٣، الرقم: ٥٢٩٨۔

ابْنُ آدَمَ، تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ ہلنے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا، انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! آگ ہے۔ انہوں نے پھر پوچھا: اے پروردگار! تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ پھر عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ پوچھا: ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟ فرمایا: ہاں انسان ہے۔ وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے ساتھ حسن غریب ہے۔

١٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ:

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في فضل الصَّدَقَةِ، ٣/٥٢، الرقم: ٦٦٤، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٠٣، الرقم: ٣٣٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢١٣، الرقم: ٣٣٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢١٨، الرقم: ١٨٩٧، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٠٩، الرقم: ٨١٦، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٧٢۔

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة، باب في فرض الجمعة، ١/٣٤٣، الرقم: ١٠٨١۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوْا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، تُرْزَقُوْا، وَتُنْصَرُوْا، وَتُجْبَرُوْا، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا، فِي يَوْمِي هٰذَا، فِي شَهْرِي هٰذَا، مِنْ عَامِي هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُوْدًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللهُ لَهُ شَمْلَهُ، وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ. أَلَا وَلَا صَلَاةَ لَهُ، وَلَا زَكَاةَ لَهُ، وَلَا حَجَّ لَهُ، وَلَا صَوْمَ لَهُ، وَلَا بِرَّ لَهُ، حَتّٰى يَتُوبَ، فَمَنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لو، اور (موت کی سختی میں) مشغول کر دیے جانے سے قبل اعمال صالحہ میں جلدی کر لو۔ کثرتِ ذکر سے اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق پیدا کرو، اسی طرح ظاہر و باہر اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرو تو تمہیں رزق بھی دیا جائے گا اور تمہاری مدد بھی کی جائے گی۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ اس مقام، اس دن، اس مہینہ میں فرض کیا ہے اور اس سال سے تا قیامت فرض ہے۔ جس نے اس کی ادائیگی میری زندگی میں

یا میرے بعد ترک کر دی حالانکہ اس کے لیے امام موجود ہو چاہے وہ منصف ہو یا ظالم اسے حقیر جانتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو متحد نہیں کرے گا اور اس کے کام میں برکت نہ کرے گا۔ خبردار! نہ تو اس کی نماز ہے نہ زکوٰۃ، نہ حج نہ روزہ اور نہ کوئی اور نیکی، یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔ پس جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ، وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوءِ، وَيُذْهِبُ اللهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’کثیر بن عبد اللہ المزنی اپنے والد گرامی کے واسطہ سے اپنے جد امجد (حضرت عمرو بن عوف) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت کو روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تکبر و فخر کو ختم کر دیتے ہیں۔‘‘ اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ﷺ: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلُ اللهِ، أَفْتِنَا

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٢، الرقم: ٣١۔

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٣٥، الرقم: ٣٤٤٩۔

عَنِ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ: إِنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ، لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ ﷻ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت میمونہ بنت سعد ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں صدقہ کے متعلق بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے صدقہ کرتا ہے اس کے لئے یہ نار جہنم سے رکاوٹ ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ برائی اور بدبختی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرنی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عُقْبَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ

١٣: أخرجه الطبراني في معجم الكبير، ٤/٢٧٤، الرقم: ٤٤٠٢۔

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٨٦، الرقم: ٧٨٧۔

صَدَقَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عقبہ ﷺ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ اہلِ قبور سے گرمی کو ختم کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، أَنَّ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ، وَعِنْدَ اللهِ الْمَزِيدُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سِرٌّ إِلٰى فَقِيرٍ، وَجُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صدقہ کی کیا حقیقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ مال و دولت کو) کئی گنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی زیادہ۔ پھر عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی تنگ دست کو خفیہ صدقہ دینا اور مفلوک الحال آدمی کے خون پسینے کی کمائی۔''

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٥، الرقم: ٢٢٦٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢١٧، الرقم: ٧٨٧١، وأيضًا في، ٨/٢٢٦، الرقم: ٧٨٩١۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦.	عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ غِنىً، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد (بھی) خوشحالی قائم رہے (یعنی دوسروں کو دے کر خود خالی ہو کر نہ بیٹھ جاؤ)، اور اِبتداء ان لوگوں سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٧.	عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النفقات، باب وجوب النفقة على الأهل والعيال، ٥/٢٠٨، الرقم: ٥٠٤١، وأبوداود في السنن، كتاب الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب أي الصدقة أفضل، ٥/٦٩، الرقم: ٢٥٤٤۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٨، الرقم: ٨٦٨٧، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في الرخصة في ذلك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٣٤، ←

أَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تنگ دست کے خون پسینے کی کمائی کا صدقہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس سے شروع کر جس کی کفالت تیرے ذمہ ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

.... الرقم: ٣٣٤٦، وابن خزيمة في الصحيح، ١٠٢/٤، الرقم: ٢٤٥١، والحاكم في المستدرك، ٥٧٤/١، الرقم: ١٥٠٩۔

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم، ٦٩٢/٢، الرقم: ٩٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٧٦/٢، الرقم: ١٠١٧٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٩/٩، الرقم: ٩٠٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٢٢/٢، الرقم: ٣٠٧٩۔

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تم نے غلام کی آزادی کے لئے خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا۔''

اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عِنْدِي دِيْنَارٌ. قَالَ: فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِکَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِکَ، أَوْ زَوْجِکَ. قَالَ:

١٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، ١٣٢/٢، الرقم: ١٦٩١، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب تفسير لك، ٦٢/٥، الرقم: ٢٥٣٥، والحاكم في المستدرك، ٥٨٥/١، الرقم: ١٥١٤، وابن حبان في الصحيح، ١٢٦/٨، الرقم: ٣٣٣٧، والبخاري في الأدب المفرد، ٧٨/١، الرقم: ١٩٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٧/٨، الرقم: ٨٥٠٨، والشافعي في المسند، ٢٦٦/١، والشافعي في السنن المأثورة، ٣٩٣/١، الرقم: ٥٤٩، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٤٦٦/٧۔

عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ عَلٰى خَادِمِکَ: قَالَ: عَنْدِي آخَرُ. قَالَ: أَنْتَ أَبْصَرُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کر لو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ عرض کیا: میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَى

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب الصدقة على مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَبَةِ، ٥/٩٢، الرقم: ٢٥٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة، ١/٥٩١، الرقم: ١٨٤٤، والحاكم في المستدرك، ١/٥٦٤، الرقم: ١٤٧٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٨/١٣٢، الرقم: ٣٣٤٤۔

الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو صدقات (کے برابر) ہے: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

٢١. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾، قَامَ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الأقارب، ٢/٥٣٠، الرقم: ١٣٩٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين، ٢/٦٩٣، الرقم: ٩٩٨۔

أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا، يَا رَسُولَ اللهِ، حَيْثُ أَرَاکَ اللهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَخٍ، ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ. وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ. فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهٖ وَبَنِي عَمِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انہیں اپنے سارے باغات میں بیرحاء زیادہ پسند تھا جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا صاف پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب یہ آیت ﴿تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم (اللہ کی راہ میں) اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو﴾ اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرحاء باغ سب

سے زیادہ پیارا ہے، لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے میری طرف سے صدقہ ہے، اللہ کے ہاں اس کے ثواب اور ذخیرے کی امید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاباش! یہ سودا تو مفید اور نفع بخش ہے۔ تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرے خیال میں یہ اپنے قرابت داروں میں بانٹ دو تو بہتر ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں اسی طرح کر دوں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، ١/١٣، الرقم: ١٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/٦٥، الرقم: ٣٩، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في افشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم: ٥١٩٤، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب أي الاسلام خير، ٦/١٠٧، الرقم: ٥٠٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، ٢/١٠٨٣، الرقم: ٣٢٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٥٨، الرقم: ٥٠٥۔

وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تعالیٰ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي! قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل عيادة المريض، ٤/١٩٩٠، الرقم: ٢٥٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٠٣، الرقم: ٢٦٩، وفي ٣/٢٢٤، الرقم: ٤٤٤، ومسند اسحق بن راهويه، ١/١١٥، الرقم: ٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥٣٤، الرقم: ٩١٨٢۔

عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ، اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ ﷻ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی! وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا! وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا تو اُسے میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ شخص کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو رب العالمین ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے

پاس پاتا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدائے رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کرنے کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

اسے امام ترمذی نے روایت کرتے ہوئے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ،

٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في فضل إطعام الطعام، ٤/٢٨٧، الرقم: ١٨٥٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٣٩، الرقم: ٣٥٥۔

٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ٢/١٣٠، الرقم: ١٦٨٢، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ١٨، ٤/٦٣٣، الرقم: ٢٤٤٩۔

وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ، كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو مومن کسی دوسرے مومن کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی شرابِ طہور پلائے گا، اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔''

اِس حدیث کو امام ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة، باب ٤١، ٤/٦٥١، الرقم: ٢٤٨٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٩٧، الرقم: ١٢٥٩١۔

''حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ﷺ: إِدْخَالُکَ السُّرُوْرَ عَلٰی مُؤْمِنٍ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ، أَوْ كَسَوْتَ عَرْيَهُ أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل کام مومن کے لیے خوشی مہیا کرنا ہے۔ اس طرح کہ تو نے اس کی بھوک کو مٹا دیا یا اسے لباس پہنا دیا یا اس کی کوئی ضرورت پوری کر دی۔''

اس کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٠٢، الرقم: ٥٠٨١۔

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المزارعة، باب فضل الزرع والغرس إذا أكل منه، ٢/٨١٧، الرقم: ٢١٩٥، ومسلم في الصحيح، ←

مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی پھل دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے، انسان یا مویشی کھاتے ہیں تو وہ اس کی طرف سے صدقہ لکھا جاتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان

.... كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، ٣/١١٨٩، الرقم: ١٥٥٣۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع، ٣/١١٨٨، الرقم: ١٥٥٢۔

کوئی پودا اُگاتا ہے تو اس درخت میں سے جو کچھ کھایا جائے وہ اس کی طرف سے صدقہ ہوجاتا ہے، جو کچھ اس سے چوری ہو وہ بھی اس کی طرف سے صدقہ ہوجاتا ہے، اور جو درندے کھالیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو کچھ پرندے کھائیں وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے، اور جو شخص اس میں سے کم کرے گا وہ اس کا صدقہ ہوجائے گا۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ قیامت کے دن تک اس کے لئے صدقہ ہوگا۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَقَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. قَالُوا: تَذَكَّرْ. قَالَ: كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي: أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ. قَالَ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: تَجَوَّزُوا عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت حذیفہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب من أنظر موسرا، ٧٣١/٢، الرقم: ١٩٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر، ١١٩٤/٣، الرقم: ١٥٦٠۔

پہلی اُمتوں کا واقعہ ہے کہ فرشتوں نے ایک شخص کی روح قبض کی اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرشتوں نے کہا: یاد کرو۔ اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ تنگ دست کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے فرشتوں سے فرمایا: اس سے درگزر کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٢٠٧٤/٤، الرقم: ٢٦٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٢/٢، الرقم: ٧٤٢١، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب في المعونة للمسلم، ٢٨٧/٤، الرقم: ٤٩٤٦، والترمذي في السنن، كتاب القراءات، باب ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف، ١٩٥/٥، الرقم: ٢٩٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم۔

مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے ایک مشکل دور کر دے گا، اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرما دے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم: ٨٦٩٦، والترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في أنظار المعسر والرفق به، ٣/٥٩٩، الرقم: ١٣٠٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٨١، الرقم: ٤٥٩۔

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جبکہ اس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُهُ وَأَنْ تُكْشَفَ كُرْبَتُهُ فَلْيُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے اور اس کی مشکلات دور کی جائیں تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست (مقروض) کے لیے آسانی پیدا کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يَقُولُ بِيَدِهِ هٰكَذَا - فَأَوْمَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣، الرقم: ٤٧٤٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٦٢، الرقم: ٨٢٦۔

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢٧، الرقم: ٣٠١٧۔

– مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ، وَقَاهُ اللهُ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور آپ ﷺ اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ ابو عبد الرحمٰن نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کیا: جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اسے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی تیز لُو سے بچائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَبِي الْيَسَرِ رضی الله عنه صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُظِلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ، فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا أَوْ لِيَضَعْ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’صحابیِ رسول حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اسے اپنے سائے میں لے،

٣٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقة، باب إنظار المعسر، ٢/٨٠٨، الرقم: ٢٤١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٦٧، الرقم: ٣٧٦، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، كتاب البيوع، باب من عجل له أدنى من حقه قبل محله فقبله ووضع عنه طيبة به أنفسهما، ٦/٢٧، الرقم: ١٠٩١٧۔

تو اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت (عبد اللہ) بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے دے تو گویا اُس نے ایک مرتبہ صدقہ دے دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا: اَلصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا: وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا بَالُ الْقَرْضِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لِأَنَّ السَّائِلَ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ، وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا

٣٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقات، باب القرض، ٢/٨١٢، الرقم: ٢٤٣٠۔

٣٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الصدقات، باب القرض، ٢/٨١٢، الرقم: ٢٤٣١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٦، الرقم: ٦٧١٩۔

يَسْتَقْرِضُ إِلَّا مِنْ حَاجَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! قرض دینا صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ جبرائیل نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات بھیک مانگنے والے کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے پھر بھی وہ بھیک مانگتا ہے، جبکہ قرض مانگنے والا بغیر حاجت کے قرض نہیں مانگتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب مَوْتِ الفجأه البغتة، ١/٤٦٧، الرقم: ١٣٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت، ٢/٦٩٦، الرقم: ١٠٠٤، وفي كتاب الوصية، باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ٣/١٢٥٤، الرقم: ١٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٥١، الرقم: ٢٤٢٩٦، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب إذا مات الفجأة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا عنه، ٦/٢٥٠، الرقم: ٣٦٤٩، ومالك في الموطأ، كتاب الأقضية، باب صدقة الحي عن الميت، ٢/٧٦٠، الرقم: ١٤٥١۔

نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: میری والدہ ماجدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو صدقہ دیتیں، اب اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

٣٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته ١٢٥٥/٣، الرقم: ١٦٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣٧٢/٢، الرقم: ٨٨٣١، وأبوداود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في الصدقة عن الميت، ١١٧/٣، الرقم: ٢٨٨٠، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت، ٢٥١/٦، الرقم: ٣٦٥١، وأبو يعلى فى المسند، ٣٤٣/١١، الرقم: ٦٤٥٧، وأبوعوانة فى المسند، ٤٩٥/٣، الرقم: ٥٨٢٤۔

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے: صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا. وَقَالَ: هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت سعد بن عبادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سعد کی ماں (یعنی میری والدہ محترمہ) کا انتقال ہوگیا ہے۔ ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: یہ کنواں اُمِ سعد کے لیے ہے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ

٤٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ٢/ ١٣٠، الرقم: ١٦٨١۔

٤١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/ ٨٨، الرقم: ٢٤٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/ ١٢١، ـــ

الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد اس کی نیکیوں اور اعمال میں سے جو چیزیں اسے نفع دیتی ہیں: ایک تو ان میں سے علم ہے جس کی وہ تعلیم دے اور پھیلائے، دوسرا نیک بیٹا ہے جسے وہ چھوڑ کر مرا ہو، تیسرا قرآن ہے کہ اس نے کسی کو اس کا وارث بنایا ہو، چوتھی مسجد ہے جس کی اس نے تعمیر کی ہو، پانچواں وہ مکان ہے جو اس نے مسافروں کے قیام کے لیے بنایا ہو، چھٹی وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی زندگی میں اور بحالتِ صحت اللہ کی راہ میں دیا ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو موت کے بعد بھی اس سے ملتی رہتی ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم: ٢٤٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤٨، الرقم: ٣٤٤٨۔

مصادر التّخريج

١. **القرآن الحكیم۔**

٢. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. **أزدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب۔** بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٤. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٥. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٦. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/

٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٨. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٩. **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٠. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

١١. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٢. **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

١٣. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ،

۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۱۴. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۱۵. **ابو داود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۶. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۷. **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰- ۲۰۴ھ /۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۸. **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰- ۲۰۴ھ /۷۶۷-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۱۹. **ابن راھویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۲۰. **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶-۷۹۵ھ)۔ **جامع**

العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۱. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۲. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۳. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۲۴. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دارالحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۲۵. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۲۶. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۷. **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ

(۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۲۸. **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۲۹. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۳۰. **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۳۱. **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۲. **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲-۸۵۵ھ/۱۳۶۱-۱۴۵۱ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۳۳. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۴. **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٣٥. **ابن ماجہ**، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲٤-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱٤۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

٣٦. **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸۵ء۔

٣٧. **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰٦-۲٦۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٨. **مقدسی**، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیہ، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٣٩. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ **الترغیب والترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۷ھ۔

٤٠. **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱٥-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

٤١. **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱٥-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٤٢. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳٥-۸۰۷ھ/

١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الريان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٤٣. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٤. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

قرآن حکیم کی نظر میں وہ معاشرہ اِسلامی نہیں جس کے اَفراد دوسرے اِنسانوں کی ہمدردی اور بہی خواہی کے جذبے سے خالی ہوں۔ انسانیت کے درد اور جذبہ خدمت سے خالی خودغرضانہ، مفاد پرستانہ اور بہیمانہ طرزِ زندگی میں کوئی عبادت، عبادت نہیں اور نہ کوئی نماز، نماز ہے۔ مسلمان کا اپنے مال میں سے زکوٰۃ وعشر اور صدقۂ فطر کے علاوہ صدقہ وخیرات کرنے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے بڑے فوائد و منافع ہیں۔ صدقہ وخیرات کی روح قرآنی ارشاد- قُلِ الْعَفْوَ - میں مضمر ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حالات ناگزیر ہوجائیں تو لازم ہوجاتا ہے کہ ضرورت سے زائد ہر شے اللہ کی راہ میں معاشرے کے حاجت مند افراد میں تقسیم کر دی جائے، ضرورت مند اَفراد کی مالی اِعانت اس انداز سے کی جائے کہ ان کی عزتِ نفس بھی مجروح نہ ہو اور ان کی بنیادی ضروریات بھی پوری ہوں۔

منہاج القرآن پبلیکیشنز
365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: (+92-42) 35165338, 111-140-140, Fax: 35163354
Yousaf Market, Ghazni Street, 38 Urdu Bazar, Lahore. Ph: 37237695
www.minhaj.org, e-mail: mqi.salespk@gmail.com

BBF-0021-1